Submission of E-contents

1. Name: DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
2. Designation: Associate professor,
3. Department/College: URDU/S. Sinha College, Aurangabad,
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : PG
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone : M.A. 4th, sem, paper -14
7. Title/Heading of e-content : 'SHAMA AUR SHAIR'
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

05.8.2020

(1)

شمع اور شاعر

M.A. 4th sem, Paper-14

اقبال اردو کے عظیم شاعر ہیں اور ان کی لازوال نظمیں ان کی یادگاریں ہیں۔ "شمع اور شاعر" ایسی ہی ایک نظم ہے۔ اس کی رعنائی و دلکشی اس کی بقائے دوام کی ضمانت ہے۔ اقبال پیامی شاعر ہیں اور یہ نظم ان کے اہم پیغام کی حامل ہے۔ فن کار کا کمال یہ ہے کہ یہاں اس نے اپنے افکار و خیالات کو خالص شاعری کا پیرایہ عطا کیا ہے۔ جذبے کی آنچ میں پگھل کر شاعری فکر ایک جمالیاتی تجربہ بن گئی ہے۔ فکر اور فن کے درمیان خط کھینچنا ممکن نہیں۔ نظم کا فنی تجزیہ یہ ثابت کرنے کو کافی ہے کہ یہاں قاری پہلے شعر کا لطف لیتا ہے، شاعر کے پیغام کی طرف اس کا دھیان بعد کو جاتا ہے اور یہ نظم مواد اور ہیئت کی مکمل ہم آہنگی کا نمونہ ہے۔ تخلیق شاعری کی یہی ضمانت ہے۔

اقبال کو اصرار تھا کہ وہ شاعر نہیں پیغامبر ہیں اور اپنی سوئی ہوئی قوم کو جگانا ہی ان کا اصل مدعا ہے۔ بلا شبہ وہ اپنے پیغام کو ہی زیادہ اہمیت دیتے تھے مگر اس راز سے خوب واقف تھے کہ دلکش پیرایہ اختیار نہ کیا جائے تو محنت رائیگاں جاتی ہے اور سننے والوں یا پڑھنے والوں پر پیغام کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اپنی بات کو زیادہ سے زیادہ پر اثر بنانے کی دھن میں ایسا کوئی طریقہ ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے جس سے کلام میں دلکشی و رعنائی پر آنچ آئے۔ اقبال نے شعر میں حسن پیدا کرنے کے لیے متعدد فنی تدابیر یا شعری وسائل مثلاً لفظوں کے انتخاب، ان کی ترتیب یا بندش الفاظ، امیجری، غنائیت یا موسیقیت اور تشبیہ، استعارے اور صنائع کا [illegible] بڑی ہنرمندی سے استعمال کیا ہے۔

اقبال اپنے پیغام میں تاثیر پیدا کرنے کے لیے ایک خاص تکنیک سے کام لیتے ہیں۔ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ اسے کسی دوسرے کردار مثلاً خضر، مرید، بعض اشیا کی زبان میں

(3)

ادا کرانے میں یہ کہ وہ اس بات کو زیادہ توجہ سے سنیں اور ان پر اثر ہو۔ ٹی۔ ایس۔ ایلیٹ نے اسے شاعری کی تیسری آواز کہا ہے۔

اس نظم میں شاعر کے خیالات شمع کی زبان سے ادا کروائے گئے ہیں۔ میر نے کہا تھا کہ

دل آتشیں درون سے جلتا ہے جوں چراغ

اقبال نے بھی محسوس کیا کہ کوئی آگ اسے اندر ہی اندر جلائے دے رہی ہے۔ پھر اس نے دیکھا کہ بالکل یہی حال شمع کا ہے۔ شاعر کے تخیل نے شمع اور شاعر میں مماثلت تلاش کر لی۔ یہ تخیل ہی کا کرشمہ ہے کہ شاعر نے بظاہر مختلف چیزوں میں یکسانیت اور دو یکساں چیزوں میں فرق ڈھونڈ لیا ہے۔ شمع اور شاعر دونوں ایک دوسرے سے مختلف ہیں مگر دونوں نے قسمت ایک ہی پائی ہے۔ جلنا اور پگھلنا دونوں کا مقدر ہے۔ مگر دونوں میں جو فرق ہے وہ شمع اور شاعر کی باہم گفتگو سے واضح ہو جاتا ہے۔ یہی شاعر کا پیغام ہے جو اس نظم میں شمع کی زبان سے ادا ہوتا ہے۔

اس نظم میں شاعر نے شمع کی زبان سے مسلمانوں کی زبوں حالی کا ذکر کیا ہے کیونکہ اس وقت ساری دنیا کے مسلمان ناسازگار حالات میں گھرے ہوئے تھے۔ لیکن اقبال یاس اور رجائیت پسند شاعر ہیں لہٰذا شاعر کبھی مایوسی کی تعلیم نہیں دیتا اس لیے شمع کی زبان سے پھر امید جگاتا ہے۔ جیسے

شام غم لیکن خبر دیتی ہے صبح عید کی
ظلمت شب میں نظر آئی کرن امید کی

مجموعی طور پر اقبال کی جن نظموں میں فکر و فن کا امتزاج حاصل کر لیا ہے ان میں شمع اور شاعر کو ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔ یہاں تک کہ اسے بانگ درا کا دل کہا جاتا ہے۔

DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
Associate Professor,
Deptt. of Urdu, S. Sinha College, Aurangabad,
Course: M.A. 4th Sem, Paper- 14
Title/Heading of E-content: "SHAMA AUR SHAIR"
Whats app No. 9431632576